السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماسونی تحریکوں اور تنظیموں میں حصہ لینے اوران کا ممبربننے کے سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے مختلف لوگوں سے اس موضوع پر گفتگو کی۔ بعض اس کے حق میں ہیں اور بعض شدید مخالف ہیں۔ جو اس کے حق میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ تنظیمیں آزادی انسان انسانیت اور اخوت کی علم بردار ہیں اور جو مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ تحریریں یہودی تحریکیں ہیں۔ جن کا مقصد خفیہ اور پوشیدہ طریقوں سے زمین میں فساد برپا کرنا ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مختلف کاروائیاں کرنا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنی رائے سے مطلع کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں بغیر کسی تردو اور پس و پیش کے مسلمانوں کو ان تنظیموں کی تباہ کاریوں اور پوشیدہ سرگرمیوں سے لوگوں کو باخبر کرنا چاہتا ہوں۔ اس ضمن میں سب سے پہلے میں چند ایسے حقائق پیش کرنا چاہوں گا جن میں کسی شک کی گنجائش نہیں:

1۔ مسلمان واضح خیالات وحرکات کا حامل انسان ہوتا ہے۔ اس کی سرگرمیاں خفیہ اور مشکوک قسم کی نہیں ہوتی ہیں۔ اس کی سرگرمیاں روزروشن کی طرح واضح ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے۔

قُل هـٰذِهِ سَبيلى أَدعوا إِلَى اللَّهِ عَلىٰ بَصيرَةٍ أَنا۠ وَمَنِ اتَّبَعَنى ... ١٠٨ ... سورة يوسف

تم ان سے صاف کہہ دو کہ میرا راستہ تو یہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے تبعین بھی۔

اس آیت میں علی بصیرۃ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بھی مسلمان کی دعوتی سرگرمیاں بالکل واضح اور حقائق پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس لیے کسی مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ایسی تنظیم میں شامل ہو جس کی سرگرمیاں خفیہ اور جس کے اہداف و مقاصد مشکوک قسم کے ہوتے ہیں اور اکثر یہ سرگرمیاں دین اسلام کی نظر میں ممنوع اور تباہ کن ہوتی۔ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ شک وشبہ والی چیزوں کو چھوڑ کر ان چیزوں کو اپنائیں جو شک وشبہ سے بالاتر ہوں۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

""دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ""

''جو چیز تمھارے لیے شک پیدا کرے اسے چھوڑ کر اس چیز کو اپناؤ جو تمھارے لیے شک پیدا نہ کرے۔''

دوسری حدیث ہے:

"فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ"

''جس نے شک وشبہ والی چیزوں سے اجتناب کیا تو اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کیا۔''

2۔ اگر واقعی یہ تنظیمیں انسانیت اور اخوت کی علم بردار ہیں جیسا کہ دعوی کیا جاتا ہے تو ہم مسلمان ان مقاصد کے لیے کسی غیر اسلامی تنظیم کے محتاج نہیں ہیں۔ ہمارا دین تو خود ہی انسانیت اور اخوت و محبت کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان مقاصد کے لیے دوسری تحریکوں میں شامل ہونے کے بجائے خود اپنے دین کی تحریکوں میں شامل ہوں۔

3۔ ان ماسونی تنظیموں کی ابتدا اور پیدائش اس علاقہ میں ہوتی ہے جو نہ اسلام کی سرزمین ہے اور نہ مسلمانوں کی بلکہ وہ سراسر اسلام دشمن علاقہ ہے اور ان تحریکوں کے بانی بھی اسلام دشمنی میں معروف و مشہور ہیں۔

4۔ ان ماسونی تنظیموں میں جو شامل ہوتا ہے اس پر لازم ہوتا ہے کہ ہائی کمان کی طرف سے جو حکم ملے اسے بلاچوں وچرا بجا لائے۔ کسی بھی حکم کے سلسلے میں نہ وہ بحث کر سکتا ہے اور نہ اسے پس پشت ڈال سکتا ہے بلکہ اس کے برعکس اگر اس حکم کی تعمیل میں اس کی جان بھی جاتی ہو تب بھی اس کے لیے اس حکم کی تعمیل ضروری ہے۔ اس طرح کی اندھی اطاعت اسلام کی نظر میں صرف اللہ کے لیے جائز ہے کسی انسان کی اندھی اطاعت جائز نہیں ہے۔ کیونکہ انسان صحیح کام کا بھی حکم دے سکتا ہے اور غلط کام کا بھی۔ کسی انسان کی اندھی اطاعت کا مطلب یہ ہوا کہ اب اس کا حکم خدا کے حکم سے بھی برتر ہے اور خدا کے حکم کے مقابلہ میں اس کا حکم بجالانا ضروری ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ ان تنظیموں کے ہائی کمان کی طرف سے جو حکم صادر ہوتے ہیں اکثر ان کا مقصد معاشرے میں تخریب کاری اور فساد برپا کرنا ہوتا ہے۔ اسلام کی نظر میں ان احکام کی تعمیل جائز نہیں ہے۔ صحیح حدیث ہے۔

""فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ""

''یعنی اگر وہ کسی گناہ کا حکم دے تو اس کی بات نہ سننی ہے اور نہ اس کی اطاعت کرنی ہے۔''

5۔ ان تنظیموں کی بنیاد ہی سیکولرزپر قائم ہے۔ یعنی ان کی نظر میں دین اور

سیاست دوالگ چیزیں ہیں اور سیاست کو دین سے علیحدہ رکھنا چاہیے ان کی نظر میں فیصلہ کرنے اور قانون بنانے کا اختیار عوام کو ہے۔ یہ نظریہ اسلام کے عین مخالف ہے۔ اسلام کی نظر میں قانون بنانا اور فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ بندوں کا کام ان قوانین اور فیصلوں کے مطابق عمل کرنا ہے۔

6۔ ان تنظیموں کی پالیسی کے مطابق ایک ممبر کا دوسرے ممبر سے تعلق محض تنظیمی بنیاد پر ہوتا ہے دوسرے معنوں میں یہ تنظیمیں مسلمانوں کے دینی اور اسلامی تعلق اور اخوت کی سخت مخالف ہیں۔ جب کہ اسلام مسلمانوں کو عقیدے اور دین کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔ اسلام کی نظر میں دینی تعلق ہر قسم کے تعلقات مثلاً رنگ و نسل یا قومیت و وطنیت کے تعلق سے کہیں بالاتر ہے۔ قرآن کہتا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ... ١٠ ... سورة الحجرات

''مومن توایک دوسرے کے بھائی ہیں''

اس آیت کی رو سے مسلمانوں میں تعلق اور اخوت کی بنیاد ان کا دین و ایمان ہے۔ ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی باغیرت و باحمیت مسلمان یہ گوارا نہیں کر سکتا اس طرح کی تنظیموں میں شامل ہو اور اللہ کی نظر میں مبغوض قرار پائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد:1، صفحہ:369

محدث فتویٰ